ادبیات

ایران

(از جناب روشن صدیقی)

ایران میں تیل کی صنعت کو قومی بنانے کی تحریک سے متاثر ہو کر

مرحبا جلوہ گہ لالہ و ریحان و ایاغ
تجھ سے روشن ہوا پھر محفلِ مشرق کا چراغ
علم و عرفان و محبت کے نشیمن پہ سلام
سعدی و حافظ و خیام کے گلشن پہ سلام
تا ابد خطۂ خورشید نگاراں آباد
چمن آباد، گل آباد، بہاراں آباد
حسنِ فطرت کی دلآویز کہانی دائم
سرو شمشاد و صنوبر کی جوانی دائم
خنکیِ آبِ رواں، موجِ صبا زندہ باد
آتشِ سینۂ اربابِ وفا، زندہ باد
زندگی تمکنتِ عشق سے مغرور رہے
اپنی جانب نگراں نرگسِ مخمور رہے
خاک نازاں ہو کہ در اصل گلستاں ہوں میں
ذرّے ذرّے کو ہوا احساس کہ ایراں ہوں میں

وہی ایران جو مٹ مٹ کے سنورتا ہی رہا
وہ گلستاں جو خزاں میں بھی نکھرتا ہی رہا
جس کی تہذیب کا سایہ در و دیوار پہ ہے
جس کی تخلیق کا غازہ رخ افکار پہ ہے
مدتوں، خوابِ قدامت نے سلایا اس کو
آخرش، برقِ حوادث نے جگایا اس کو
جبرِ اغیار سے احساس خودی جاگ اٹھا
صبح سے قبل ہی خورشید نوی جاگ اٹھا
شفق افروز ہوئی صبح تغیر کی جبیں
لبِ مزدور پہ ہے خطبۂ مزدور حزیں
صبر نے توڑ دیا، جبر کی زنجیروں کو
عزم نے موڑ دیا، ظلم کی شمشیروں کو
مسکراتا ہوا اک دشمنِ بیداد اٹھا
عہد پیری میں لئے ہمت فرہاد اٹھا
جرأت عزم مصدق نے بڑا کام کیا
صبح کو نذر گذارِ شفقِ شام کیا
ناز تزویر کو تھا جس پہ وہ دیوار گری
نقشِ باطل کی طرح سطوتِ اغیار گری
یہ بھی اے ہمت روشن نگہاں ہونا تھا
سرنگوں، شمع فرنگی کو کہاں ہونا تھا
عزم سے تیرہ رہ و رسم بدل سکتی ہے